



سوال

لائف انشورنس کی شرعی حیثیت

جواب

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے معلوم کرنا تھا کہ لائف انشورنس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اگر میں خود لائف انشورنس نہیں کروانا بلکہ جس کمپنی میں جا ب کرنا ہوں وہ مجھے فیصلی کے طور پر لائف انشورنس کروا کر دے رہی ہو تو کیا مجھے قبول کر لینا چاہئے یا

جواب: اگر تو کمپنی آپ کو انشورنس ایک فیصلی کے طور پر مہیا کرتی ہے یعنی آپ سے اس انشورنس کے بدلے کوئی چارج وصول نہیں کرتی یا آپ کی تنخواہ سے کوئی کٹوتی نہیں ہوتی ہے تو پھر اس صورت میں اس فیصلی کا لینا جائز ہے کیونکہ کمپنی آپ کو آپ کی خدمات کے عوض ایک منجج فراہم کر رہی ہے اور آپ کا اصل معاوضہ صرف تنخواہ نہیں ہے بلکہ وہ منجج ہے جو تنخواہ اور سہولیات کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کمپنی کا ہیڈیک ہے کہ جو منجج یا معاوضہ وہ آپ کو آپ کی خدمت کے بدلے فراہم کرتی ہے، وہ اس کا انتظام کہاں سے یا کیسے کرتی ہے؟ مثلاً اس بات کو یوں سمجھیں کہ آپ کا معاوضہ یا معاملہ یا نسبت کمپنی کے ساتھ ہے اور آپ کو جو معاملہ یا معاوضہ کمپنی کے ساتھ ہے وہ فیئر ہونا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ متعین خدمات کے بدلے میں تنخواہ اور میڈیکل کی سہولت۔ اور یہ معاوضہ فی نفسہ جائز ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ اب اگر کمپنی آپ کو جو تنخواہ دیتی ہے اس میں کمپنی کے سودی معاملات اور منفعت کی رقم بھی شامل ہے تو آپ کے لیے یہ جائز ہے کیونکہ یہ کمپنی کا ہیڈیک ہے کہ اس نے وہ رقم کہاں سے کمائی یا حاصل کی ہے جو وہ آپ کو بطور تنخواہ دے رہی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہود کے پاس ملازمت کر لیا کرتے تھے جبکہ یہود کی سود خوری معروف تھی۔ اسی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہود کی دعوت بھی قبول فرمایا کرتے تھے جبکہ ان کا حرام کھانا معروف تھا۔ اسے فقہا کی اصطلاح میں کہتے ہیں کہ نسبت تبدیل ہونے سے حکم تبدیل ہو جاتا ہے۔ شاید کچھ وضاحت ہو گئی ہو۔